جلد ۲۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء | نمبر ۹

نظم تہنیت

(از جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی!)

۲۴ تاریخ کو صبح دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریب ولیمہ تھی۔ ولیمہ میں قریباً چار سو آدمی مدعو تھے۔

اس موقعہ پر مختلف احباب نے نظمیں پڑھیں۔ پہلے میر مہدی حسین صاحب موج نے فارسی پڑھی۔

اور پھر مولوی علمی صاحب

اور پھر خاکی صاحب۔

اور ماسٹر محمد علی صاحب اظہر نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں۔

چنانچہ خاکی صاحب کی نظم ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(ایڈیٹر)

سب مومنوں کیواسطے یہ روز عید ہے
اور منکروں کیواسطے یوم الوعید ہے

اہل مجاز محو ہیں خوبانِ دہر میں یا
کافی میرے لئے میرے احمد کی دید ہے

گر چاہتا ہے مصحفِ رخ کو تو دیکھنا
اسکی سبیل دردِ [illegible] مجید ہے۔

پائے ابھی نہ مرہم عیسٰی سے اندمال
زخمِ حبیب احمد مرسل شدید ہے

اے منکر مسیح زبان اپنی تھام لے
کیوں بے خبر زکارِ رقیبٌ عتید ہے

لائینگی رنگ ہند کی مادہ پرستیاں
یورپ گر حدیدیہ خبث الحدید ہے

کہتے ہیں لوگ عشق اور مذہب میں ہے تضاد
مذہب بغیر عشق ضلالِ بعید ہے۔

ہوتا نہیں ہے سیر جمال حبیب سے
میری زباں پہ نعرۂ ہل من مزید ہے

خواہاں ہے گر تو منزلِ مقصود عشق کا
رفتار تیز کر ابھی منزل بعید ہے

صحرائے خشک ریگِ رواں سے ہے پر خطر
نخل امید ہر تری طلع نضید ہے

محمود میرے احمد مرسل کی یادگار
تو میرا [illegible] ہے تو میری عید ہے۔

خاکی ہے تیری دید کی خواہش [illegible]
اسکی قرار گاہ تیرے در کی وصید ہے

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر و پراپرائیٹر چھپا۔)

دلچسپ نوٹ

از مسٹر محمد امین صاحب سابق ساگر چند بیرسٹرایٹ لا
(لاھور)

کثرت ازدواج

جو لوگ کثرت ازدواج کے جائز ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ لندن کی اخبار میں جو حال میں ایک نوٹ چھپا ہے اس سے نصیحت پکڑیں۔ ہم اس کا لفظی ترجمہ کرتے ہیں۔

دو جنگ کی وجہ سے آسٹریا میں مردوں کی اس قدر کمی ہوگئی ہے۔ کہ دیانا دارالخلافہ آسٹریا کے امیر آدمیوں کے اشتہار ہر روز اخباروں میں چھپتے ہیں جس میں وہ لوگوں کو ان کی بیٹیوں کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند کرنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں پیش کرتے ہیں۔ مفصلہ ذیل اشتہار ایک کارخانہ کے مالدار مالک کو اپنی اٹھارہ سالہ لڑکی کے لئے جو کہ خوبصورت تندرست۔ گانا بجانا جاننے والی۔ نازک اندام اور سمجھدار ہے ایک خاوند کی ضرورت ہے۔ جہیز بیس ہزار پونڈ۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں اس طرح کے اور بہت سے اشتہارات ہیں عورتیں ان لوگوں کو جوان سے شادی کرتے پر رضامند ہوں چالیس چالیس ہزار پونڈ یعنی چھ لاکھ روپیہ دینے کو آمادہ ہیں۔

گائے کشی

ہندو دن رات مسلمانوں کو طعنے دیتے ہیں۔ کہ ان کی گائے کشی سے گھی دودھ مہنگا ہوگیا ہے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مغل زمانہ میں جب کہ گھی دودھ سستا تھا مسلمان گائے نہیں کھاتے تھے انگلستان میں جہاں ہر شخص ہر روز گائے کا گوشت نہایت شوق سے کھاتا ہے گھی دودھ کیوں نایاب نہیں ہو جاتا۔ وہ ہندو جو مسلمانوں سے اس لئے نفرت کرتے ہیں۔ کہ مسلمان گائے کھاتے ہیں۔ اگر کوئی انگریز افسر ان کو ضیافت پر بلائے تو خوش کیوں ہو جاتے ہیں۔ کیا ہندو بھائی تعصب کی عینک آنکھوں سے اتار کر ذیل کے امور پر غور کرینگے۔

ہندوستان میں گائے کی نسل اس لئے گھٹتی جاتی ہے۔ کہ یہاں چراگاہیں گھٹتی جاتی ہیں اور چراگاہیں اس لئے گھٹتی۔ کہ ہندو زمیندار ان کو ہضم کرتے جاتے اور لالچی بنئے سود کی حرص میں غریب کسانوں کو اپنے مویشی بیچ ڈالنے پر مجبور کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے یورپ امریکہ میں چونکہ گایوں کے لئے چراگاہیں بہت ہیں۔ وہاں باوجود گائے کشی کے گایوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ گھٹتی نہیں۔ بعض تعلیم یافتہ ہندو کہتے ہیں۔ کہ گایوں کا دل دکھانا پاپ ہے۔ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات ہے کیا اس کا دل دکھانا پاپ نہیں۔ پس گایوں کی خاطر ہندو مسلمانوں کے دل کیوں دکھاتے ہیں

بولشویزم

ہندوؤں کے بعض لیڈر جن میں مسٹر بپن چندر پال خصوصیت رکھتے ہیں۔ آج کل زور شور سے بالشویزم کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن جیسا کہ جرمن کے مشہور شاعر گوئٹے نے کہا ہے۔ کہ بھوتوں اور جنوں کا بلا لینا آسان ہے لیکن جب وہ ایک دفعہ آ گئے تو ان کا بھگا دینا مشکل ہے۔ مشہور انگریز مصنف تھیوڈر موریسن لندن کے اخبار میں لکھا ہے کہ ہندو اچھوت ذاتوں پر اس قدر ظلم روا رکھتے ہیں۔ کہ ان اچھوت ذاتوں میں بولشویزم بڑی آسانی سے پھیل جائے گی۔ جس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مشہور فرانسیسی مورخ مینٹ لکھتا ہے کہ انقلاب ۱۷۹۳ء سے پہلے وہاں اونچی ذات کے لوگ نیچی ذات کے لوگوں پر ہمیشہ ظلم و ستم ڈھاتے رہتے تھے جس انقلاب میں نیچی ذات کے لوگوں نے بدلہ لیا ایک دن ایک ضلع میں جہاں کہ ایک نیچی ذات کا نوجوان کمانڈر انچیف مقرر ہوگیا تھا کہ ایک ڈیوک (نواب) کی بیوی اس سے یہ التجا کرنے آئی کہ میرے بیٹے کو اس جرم میں کہ وہ اونچی ذات سے تعلق رکھتا ہے پھانسی ملنے والی ہے اس کی جان بخشی فرما دیجئے نیچی ذات کے آدمی نے اس نواب کی بیوی کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر اس کی چھاتیاں دبائیں اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم ایک نواب کی بیوی کی چھاتیاں ایک نیچ ذات کی عورت جیسی ہی ہیں۔ انقلاب سے پہلے نیچ ذات کے لوگ خیال کرتے تھے کہ اونچی ذات کے لوگ خدا ہیں سر تھیوڈر موریسن کہتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں بالشویک انقلاب ہوا۔ تو کسی ضلع کا چمار کسی برہمنی کو گود میں بٹھا کر اس کی چھاتیوں کو دبا کر کہیگا۔ کہ خدا کی قسم ایک برہمنی کی چھاتیاں ایک چماری سے عمدہ نہیں۔ کیا مسٹر پال ان سطور کو غور سے پڑھینگے۔ سر موریسن یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ اسلام چونکہ مساوات کی تعلیم دیتا ہے اسلامی ممالک کو بولشویزم سے کچھ خطرہ نہیں۔

ہندوؤں کی مکاری

چند سال ہوئے لالہ لاجپت رائے نے ہندوؤں کی سوشل مکاری پر ایک لیکچر دیا تھا جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ بہت سے کہنہ خیال ہندو نلکے کا پانی پینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ کہ نالیوں میں ربڑ لگا ہوا ہے۔ اور ربڑ چونکہ چمڑے سے مشابہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے لئے نلکے کا پانی پینا جائز نہیں لیکن اگر ان کو وسکی یا شراب ایسی پیش کی جائے تو اسے غٹا غٹ پی جاتے ہیں

لیکن ہندوؤں کی پولیٹیکل مکاری ان کی سوشل مکاری سے کہیں زیادہ ہے۔ حال میں جب میں نے لاہور

میں بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) کا ممبر بننے کی کوشش کی تو ہندو وکلاء نے ایڑی تک زور لگا کر مجھے ایسا کرنے سے روکا چنانچہ میں ایک مشہور ہندو وکیل کے مکان پر اس لئے ملنے گیا۔ کہ وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے سامنے بالکل بے تعصب ظاہر کرتا ہے۔ لیکن میرے سامنے اس نے مسلمانوں اور ان کے پاک رسول کو بے تکی گالیاں دیں اور کہا تمام خراب مذاہب میں سے خراب مذہب اسلام ہے اور مجھے رائے دی کہ اگر میں دل سے اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم ظاہری طور پر ہندوؤں ہی کے حلقے میں رہوں۔ اور یہ بات تو مجھے کئی تعلیم یافتہ ہندوؤں نے کہی۔ کہ تم بے شک گھر میں چھپ کر نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ قرآن شریف کا مطالعہ کرو۔ لیکن ظاہرا ہندو بنے رہو۔ وکیل صاحب نے فرمایا۔ کہ لاکھوں ہندو ہر سال قحط یا پلیگ سے مرجاتے ہیں پھر ایک ہندو مسلمان ہو جانے سے اس قدر ہرج نہ ہوتا لیکن ایک تعلیم یافتہ خاندانی بیرسٹر ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہندوؤں کی سخت بدنامی ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ جب تک تم ہندو نہ ہو جاؤ۔ تمہارے خلاف تعصب کم نہیں ہوگا۔

ڈیرہ غازی خاں کا ایک ہندو لیڈر جس نے کرنل ویجوڈ کو ایک سونے کا تمغہ دیا ایک دن لاہور میں ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے کہا کیا تم ابھی تک مسلمان ہو۔ میں نے کہا ہاں یہ سن کر اس نے اسلام کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور یہ خیال کر کے کہ خواجہ کمال الدین نے مجھے مسلمان بنایا ہوگا۔ خواجہ کمال دین اور ووکنگ کے مسلمانوں پر بہت سے جھوٹے الزام لگائے۔

میں نے کہا آپ اپنے خیالات کو اگر اس طرح ظاہر کرتے پھریں گے تو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچیگا اور مسلمان سوراجیہ حاصل کرنے میں شاید تمہاری مدد نہ کریں۔ ہندو لیڈر نے جواب دیا کہ مسلمانوں کی خاطر اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔ چند دن کے بعد میری ملاقات اس سے آنریبل فضل حسین بیرسٹر کی کوٹھی پر ہوئی۔ جہاں وہ مسلمانوں کو اپنی نیشنل یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لئے نہایت ذلیل طور پر چاپلوسی کر رہا تھا۔ مینے کہا آپ یہاں! کیا آپ اسلام سے نفرت نہیں رکھتے؟ فرمایا بالکل نہیں۔ من فارسی دانم! اور ہر روز قرآن پڑھتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر پولیٹیکل مکاری ہو سکتی ہے۔

لاہور میں ایک رائے بہادر کا مکان میں نے کرایہ پر لیا۔ جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ تو فوراً مکان خالی کرا لیا۔ اور کہا ہم مسلمان کو تو ایک لاکھ روپیہ کرایہ پر بھی مکان نہیں دیں گے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں ہندوؤں کا راج ہو گیا۔ تو کیا بدقسمت مسلمان ہجرت کر جائینگے

روحانی جہاد

مکے میں جس زمانے میں تین سو ساٹھ بت پجتے تھے۔ اسوقت قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے بار بار جہاد پر زور دیا۔ تو کیا آج جب کہ ہندوستان میں کروڑوں بت پجتے ہیں مسلمانوں پر جہاد فرض نہیں؟ اور ضرور ہے قرآن شریف میں ہم پڑھتے ہیں۔ وہ رسول اور [illegible] کے ساتھ جو ایمان لائے اور اپنی مال جان سے خدا کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ ہیں جن کے لئے دنیا اور آخرت کی سب خوبیاں ہیں آخر کار یہی فلاح پانے والے ہیں ان کے لئے اللہ نے بہشت کے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی اور یہ ان میں ہمیشہ رہینگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے

دیہاتوں میں سے بہانہ باز عذر کرتے ہوئے آئے تاکہ ان کو پیچھے رہ جانے کی اجازت دی جائے جن لوگوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ گھر ہی بیٹھے رہے۔ ان میں سے جنہوں نے کفر کیا۔ عنقریب ان کو عذاب دردناک پہنچے گا۔ کمزوروں پر کچھ گناہ نہیں۔ اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں کو جن کو خرچ میسر نہیں بشرطیکہ اللہ اور اسکے رسول کی خیر خواہی میں لگا رہے۔ ان نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان نیک لوگوں پر کچھ کا الزام ہے کہ جسوقت وہ تمہارے پاس لائے کہ تم ان کے لئے سواری بہم پہنچا دو۔ تو تم نے ان کو جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی سواری موجود نہیں۔ کہ تم کو اسپر سوار کر دوں یہ سن کر وہ لوگ اپنی جگہ لوٹ گئے اور خرچ میسر نہ آنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔"

آج کل کے مسلمان اس خدائی معیار کے ترازو میں اپنی تئیں تول کر دیکھیں کہ وہ کہاں تک پورے اترتے ہیں۔ کیوں کہ یہ زمانہ کفر و اسلام کے سخت مقابلے کا ہے۔ اب یا تو خدانخواستہ کفر اسلام کو کھا جائے گا۔ یا اسلام کفر کو مٹا دے گا۔

پس جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسلام کی روحانی تلوار کو میان سے نکال کر کافروں پر پل پڑے ہوئے پیارے مسلمانوں کیا تم سمجھتے ہو کہ مسٹر گاندھی یا کوئی غیر مسلم تمہیں اسلام پھیلانے میں مدد دے گا دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے تمہیں کسی

کی مدد کی ضرورت نہیں۔ اسلام کو کھول کر دکھا دینا کافی ہے۔ کہ یہ خود بخود لوگوں کے دلوں کو فتح کرے گا۔ زبردستی بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تلوار کی ضرورت تو باطل مذاہب کو ہوا کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی مت یورپ میں بذریعہ تلوار پھیلا۔ بدھ مذہب کو ہندوستان سے ہندوؤں نے ایک بڑی حد تک بذریعہ شمشیر ملک بدر کیا۔ حضرت رسول کریم نے تلوار کو تو صرف سیلف ڈیفنس یعنی اپنے بچاؤ میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جب کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور وہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھن میں لگے ہوئے تھے چنانچہ قرآن شریف میں مسلمانوں کو صریح طور پر حکم ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان لائے رضامندی ظاہر کرے تو اس کے مال کے لالچ سے مسلمان اس پر حملہ آور نہ ہوں۔ تو کیا آج کل کے مسلمان اپنے فرض کو پہچانیں گے۔ اور جو روحانی جہاد آجکل اسلام اور کفر میں ہو رہا ہے اس میں دل کھول کر حصہ لیجئے۔ تاکہ خدا تعالےٰ انہیں ان باغوں میں لے جائے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ آج کل کا روحانی جہاد تو یہی ہے۔ کہ یورپ ایشیا۔ امریکہ۔ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں کے سامنے بتائی جائیں اور مسلمان خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں

کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے سامنے مدد کو ہاتھ پسارنا ہمارے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ آؤ ہم سب اپنا کو مسلمان بنالیں پھر نہ تو ہم پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ ہم آزردہ خاطر ہوں گے۔

یہودی

قُلْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پ۲۸ منافقون)

اما بعد یہ ظاہر ہے کہ قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس چودھویں صدی میں جیسا کہ مولوی ثناء اللہ وغیرہ علماء اور ڈاکٹر عبدالحکیم خاں وغیرہ لیڈران مذہبی نے صاف صاف لکھا ہے کہ اس وقت کل مسلمان قوم باستثنا فرقہ ناجیہ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ مثیل یہود ہو گئی ہے۔ یعنی عام بھی خاص بھی عالم بھی جاہل بھی۔ سنی بھی شیعہ بھی۔ غیر مقلد بھی۔ مقلد بھی۔ حنفی بھی۔ شافعی بھی۔ مالکی بھی حنبلی بھی چشتی بھی۔ سہروردی بھی۔ نقشبندی بھی۔ قادری بھی۔ وغیرہ وغیرہ کیونکہ جز کل میں داخل ہے اسیر بھی مسلمان اپنے آپ کو پکا مسلمان جانتے ہیں اور ان کے وہی علماء وغیرہ جنہوں نے انہیں معہ اپنے یہودی ثابت کیا۔ اور اپنے کتابوں میں لکھ دیا ہے اپنی یہودیانہ مختلف چالاکیوں سے احمدی ناجی فرقہ حقانی کے مقابل میں اس یہودیت کو سمجھنے نہیں دیتے۔ باوجود اس کے کہ خدا نے اپنے کلام عہد عتیق وجدید کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان معاندین میں بزعم ان [illegible] جیسا اب نبی کوئی نہیں۔ مصیبتوں میں ان کے ساتھ الٰہی مدد نہیں۔ ان کی سلطنتیں جاتی رہیں۔ انہیں کسی نیکی [illegible] کی طرح پھل حاصل نہیں ان کے کسی پیشوا اور پیشرو کی دعائیں کامیاب نہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر اپنے پر قہر وغضب ٹوٹا ہوا دیکھ کر عوام خود بھی

نہیں سمجھتے اس لئے بذریعہ تحریر ہذا ان کی حالت زار ان کو دکھلانے اور سنانے کے لئے انہیں کی معرفت ان کے علماء وغیرہ سے سوالات ذیل کے جوابات کا مطالبہ کیا جا کر ان کو للکارا جاتا ہے کہ بصورت گریز اور اصرار بر انکار صداقت سلسلۂ احمدی قادیانی اور صداقت دعاوی بانئے سلسلہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود مجدد نبی اللہ ورسول اللہ جناب مرزا غلام احمد صاحب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سرور عالم نبی اعظم واکرم و فخر بنی آدم محمد مصطفےٰ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے کے ماتحت تمہارے علماء وصلحاء اور لیڈران کے جملہ فتوے تکفیر ونکتہ چینیاں تحریری رد ہو کر سب کفر تم پر قائم ہو گا اور تم کو مارے گا۔ یعنی تم ہی کافر ہو گے قرآن مجید سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے

وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پارہ ۱۸)

اور جو شخص صداقت معلوم ہونے کے بعد کفر اختیار کرے گا وہی کافر ہے۔

عوام خاص غیر احمدی صاحبان! مندرجہ ذیل سوالات کو پہلے آپ بغور سننا پڑھنا اور سمجھ لینا پھر ان کے جوابات اپنے علماء وغیرہ سے تحریری حاصل کرنا۔

(۱) اگر جواب دیں تم وہ بھی سننا یا پڑھنا پھر انصاف سے سوچنا۔ اگر یہ جوابات واقعی صحیح ہیں اور جواب دینے والے حق پر ہیں اور ربانی عالم اور ولی اللہ ہیں تو خدا تعالےٰ نے ان کے ساتھ اس صداقت اور برکت کے ہوتے ہوئے احمدیوں کے مقابلہ میں ساری مسلم دنیا کو اس وقت مغضوب مردود کا مثیل بنا کے جیسا کہ ہمارے انہیں علماء وغیرہ نے ثابت کر دیا ہے۔ ٹھیک انہیں کی طرح سے برباد اور نامراد کیوں کیا ہے۔ اور کئے جا رہا ہے اور احمدی فرقہ امن میں ہو اور اپنے مقاصد اور امیدوں میں کامیاب اور ہمیشہ ترقی میں ہے۔ اس سے صاف

معلوم ہوگا۔ کہ جوابات صحیح نہیں ہیں۔ علم شیطانی اور نفسانیت کی چالاکی کی کارروائی دکھائی گئی ہے۔ جیساکہ پہلے مسیح علیہ السلام کے مقابلہ میں اسوقت کے ان کے معاند و مکذب یہودی دکھلاتے تھے۔ جیساکہ قرآن مجید اور انجیل سے ظاہر ہے۔

(۲) اور اگر ٹالدیا اور جواب جواب ہی رکھا۔ تو سچ جھوٹ کا فیصلہ یہیں کر لینا۔ کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے اور احمدی سچے ہیں۔ اور ان کا امام بھی سچا ہے۔ اور اس سلسلہ میں شامل و داخل ہونا بیعت کرنا لازمی و ضروری ہے۔ اور اپنے ایسے بزدل اور عیار یہودی رہبروں کو خدا سے ڈر کر ہمیشہ کا سلام کر دینا۔ اور سلسلہ احمدی میں فوراً بیعت کر کے داخل ہو جانا۔ اور دینی و آسمانی انعاموں اور برکتوں سے اولیاء اللہ کیطرح اور طریق بہرہ ور ہونا۔

اور وہ سوال موعودہ حسب ذیل عرض ہیں۔

اوّل یہ کہ زندگی کی عربی حیات ہے۔ اور آسمان کی عربی سماء ہے۔ اور اوپر کو چڑھنے کی عربی صعود ہے۔ تو قرآن مجید کی کس کس آیت میں یہ تینوں لفظ مسیح کی زندگی سے اور رفع آسمانی سے بطور ثبوت منسوب ہوکر موجود ہیں۔ دکھائے جائیں۔

دوم۔ یہ کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مسیح ناصری (مصنوعی خدا و ابن خدا) کی وفات کے ثبوت ۳۰ تیس آیتیں قرآنی معہ احادیث نبوی صحیح مرفوع متصل پیش ہو ہر طرح بے اعتبار و قابل تردید نکتہ چینی باتیں ہیں۔ تو قرآن مجید سے انکے سوا اور انکے مقابل وہ نئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ جس سے مسیح کا بعد نزول بلا تاویل خاص اور صاف طور پر کبھی وفات پانا پایا جائے۔

سوم۔ یہ کہ قرآن مجید میں کہاں سے ثابت ہے۔ کہ بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امّوجہ سے موسیٰ کے نبیوں جیسے نبی نہیں ہونگے۔ جبکہ آیت نور لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین۔ اس امت میں بھی پہلی امت جیسے خلیفہ من قبلهم۔ پ۱۸ س نور ع۷ کریگا۔ اور ضرور کرے گا۔

چہارم۔ یہ کہ شریعت محمدی جیسی کہ اپنی آخیری حد تک مکمل ہے ایسی طرح پر شریعت موسوی بھی اپنی آخیر حد تک مکمل تھی۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک مکمل شریعت میں تو اللہ تعالیٰ نے صاحب شریعت کے بعد نبیوں کی اشد ضرورت سمجھی۔ اور دوسری مکمل شریعت میں باوجود صدہا بعد میں آنے والی خرابیوں رکھنے کے صاحب شریعت کے بعد کے نبیوں کی معمولی سی ضرورت بھی نہ سمجھی۔ قرآن مجید میں اسکا سبب کس مقام میں لکھا ہے۔ بتایا جاوے جو کہ ضروری ہے۔

پنجم۔ یہ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور سب کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی مسیح کو زندہ رکھنے میں ہی کیوں ظاہر ہوئی۔ محمد رسول اللہ سید الورٰی سرتاج انبیاء صلعم کے زندہ رکھنے میں (جنکی کہ قیامت تک سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ بقول اب کے یہودی علماء وغیرہ کے آپؐ کے بعد ہر طرح کی نبوت اور نبی آنا بند تھا۔) کیوں ظاہر نہ ہوئی۔ اس عجیب و غریب اور بہت ہی بڑے اور ضروری امر کی وجہ اور ضرورت قرآن مجید میں یا کسی صحیح حدیث نبوی متصل و مرفوع میں کیا بیان کیگئی ہے۔ پتہ دیا جاوے۔

ششم۔ یہ کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی نبوت کے ماتحت امتی ہوکر بھی کوئی نبوت کا دعویدار سچا نبی بھی جھوٹا اور کافر ہے۔

ہشتم۔ یہ کہ جبکہ آیت قرآنی موجود پارہ ۳ سورۂ بقرہ۔ تلك الرسل فضلنا بعضهم علےٰ بعض من كلم الله ورفع بعضهم درجٰت۔ بعض رسول بڑے ہوتے ہیں۔ اور بعض چھوٹے ہوتے ہیں۔ یعنی اہل شریعت اور تابع شریعت ہوتے ہیں۔ سے ثابت ہے۔ کہ رسول بڑے بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی۔ اور دوسری طرف امت موسوی میں موسےؑ کے بعد چھوٹے نبیوں بلا کتاب و شریعت والوں کا آنا ثابت ہے تو اس اقسام کی موجودگی میں آیۃ خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی بھی نہیں آئے گا یہ تو معنے یہودیانہ اعتقاد و اجتہاد کے ہیں جیساکہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں رکھتے تھے۔ دیکھو قرآن مجید سے ثابت ہے۔

ولقد جاءكم يوسف من قبل بالبيّنٰت حتىٰ اذا هلك قلتم لن يبعث الله من بعده رسولا۔ پارہ ۲۴۔ المومن ع۴۔

یوسفؑ پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آیا تھا۔ صاحب معجزات تھا۔ یہودیوں نے پہلے تو یعنی وقت پر تو نہیں مانا۔ مگر بعد میں انکی نسبت اعتقاد میں اتنے بڑھے اور کہا اب یوسفؑ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ تو آیت و حدیث مذکورہ کے اور ہی کچھ معنے ہونگے۔ بلکہ دوسری آیتوں کے

جیسے کہ نبوت بعد کے نبیوں کی ثابت ہے۔ اور ایسے ہی صحیح حدیثوں متصل مرفوع کے مخالف نہ ہوں۔ بلکہ موافق و مطابق ہوں۔ چنانچہ پہلے علماء و صلحاء ربانی نے کئے بھی ہیں۔ اگر اب بھی ضد نہیں چھوڑنی تو قرآن مجید سے صاف ثابت کرو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے نبی بھی نہیں آنے کے کہاں لکھا ہے۔

نہم۔ یہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود نبی اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی والہامات کو اگر قرآن مجید اللہ کا کلام اور اس کا کام یعنے نصرت مطابق سنت انبیاءؑ مدد ہر طرح سچ ہونا ثابت کریں۔ تو پھر بھی آپ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صادق مان لینے میں کوئی یہودیوں والی حجت و ضد تو نہیں ہوگی

دہم۔ یہ کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ بعض نبیوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور نبی اللہ ضرور ہیں۔ مثلاً لیعیا و وملاکی علیہم السلام وغیرہ تو پھر حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب مسیح موعود نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھلم کھلا نام اور ذکر کا مطالبہ قرآن مجید سے کیوں ہوتا ہے۔ پھر یاد رہے۔ کہ پہلے مسیح کا نام اور تذکرہ موسٰے کی توراۃ میں بھی نہیں تھا۔ تمہاری طرح یہود بھی یہی مطالبہ کرتے تھے

اس مطالبہ میں تو قرآن مجید اور توریت شریف کی تکذیب کی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ پہلے مسیح کا نام پورا مسیح عیسیٰ بن مریم ہے۔ قرآن مجید میں نہ کسی صحیح متصل مرفوع حدیث نبوی میں ابن مریم ان کا نام نہیں آیا یہ نام تو مسیح موعود محمدی مسیح نبی اللہ علیہ السلام کا ہے۔ حدیثوں میں بھی اور قرآن مجید میں بھی۔ چنانچہ پارہ ۲۵ سورہ زخرف ع میں ہے

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه یصدون (زخرف ۲۵-۶) اور جب بھی ابن مریم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسوقت تیری قوم چڑتی ہے۔ الخ۔ اگر پہلے مسیح کو قرآن و حدیث میں مسیح ابن مریم یا عیسیٰ ابن مریم یا فقط مسیح یا عیسیٰ کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔ تو وہ صفاتی طور پر ہے۔ تو کیا بلحاظ اصلی نام کے۔ مگر مسیح موعودؑ کا ابن مریم نام اصلی ہے۔ جو کہ آسمانی یا شرعی ہے۔ جیسا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا احمد نام آسمانی یا شرعی ہے اور اصلی نام محمد ہے۔ اگر اب بھی ضد ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام بھی قرآن مجید میں معہ تذکرہ دکھاؤ۔ جو نہ دکھاؤ تو بس ان سے بھی منکر ہو جاؤ۔ اور تکذیب و تکفیر کے فتوے لگاؤ۔

(۱۱) یہ کہ قرآن مجید کے ایک مقام سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک وقت سب نبیوں سے یہ اقرار نامہ لیا تھا کہ جو وقت تم سب کی تصدیق کرنیوالا رسول آوے تو اسپر ایمان لانا۔ اور اس کی مدد کرنا (ابن عباسؓ کی تفسیر روایت امام بخاری سے ثابت ہے۔ کہ وہ مصدق رسول محمد صلعم ہے اور آپ کے ایمان و امداد کی نبیوں کی زندگی ہے۔)

اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو فاسق قرار پاؤ گے۔ اور دوسرے مقام سے (مطابق معنے اور عقیدہ تمہارے علماء و صلحاء وغیرہ موجودہ کے یہ امر ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے نزول کے بعد عیسائیوں کو بگڑے ہوئے دیکھ کر بھی قیامت کو اللہ تعالےٰ کے روبرو کہینگے۔ کہ مجھے اپنے مذہب کے لوگوں کے بگڑنے کی یعنی مجھے یا میری ماں کو خدا بنانیکی عقیدہ تثلیث گھڑنے کی کفارہ کا مسئلہ نکالنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔

حالانکہ سب خبر ہوگی۔ اب سوچو کہ یہ دونوں امر مسیحؑ کی وفات یقینی ثابت کرتے ہیں۔ یا نہیں اسکے خلاف اگر زندگی مانی جاوے۔ تو مسیح پہلے امر کے بموجب عہد توڑ کر فاسق قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ محمد صلعم پر اقرارنامہ کے مطابق اپنی زندگی میں نہ ایمان لائے۔ نہ امداد کی اور یوں بلا وجہ آسمان سے ساتویں دفعہ زمین پر آ گئے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر وجیز سے ثابت ہے اور دوسرے امر کے بموجب جھوٹے قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ نزول کے بعد عیسائی دنیا کو (جیسا کہ اب نزول سے پہلے عیسائی بگاڑ موجود ہے) اپنے تئیں خدا اور ابن خدا وغیرہ بناتے اور اسکا زور سے پرچار کرتے پایا۔ اور اپنی تعلیم و تلقین موحدانہ سے بالکل بگڑے دیکھا۔ مگر خداوند عالم الغیب کی پیشی میں او جوابدہی میں صاف بیخبری ظاہر کرتے ہیں جو کہ ناقابل عفو اور کھلا کھلا گرفتار کرانیوالا جھوٹ ہے۔ اور اس کا مجرم بھی ایک اولوالعزم نبی ہے پس محمد صلعم سے پہلے وفات پانا ہی مسیحؑ کو دونوں امروں کے عظیم جرموں سے بری کرتا ہے۔ اور زندہ ماننا مسیحؑ کو فاسق اور جھوٹا قرار دیتا ہے۔ نعوذ باللہ:۔

اب بتاؤ جبکہ پہلا مسیحؑ تو مر چکا۔ تو ضرور ہے۔ کہ حدیثوں والا دوسرا مسیح ہو۔ اور یہی سچ ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیثوں سے دوسرا مسیح ہی ثابت ہے۔ اور حدیث مسلم میں اسی کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اور اسی کے متعلق اولیاء امت نے لکھا ہے۔ کہ وہ موعود عیسیٰ نبی اللہ چودہویں صدی کے سر پر آنیوالا مجدد ہے۔

پس چونکہ اس چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا صاحب غلام احمدؐ قادیانی کو ہی اللہ تعالیٰ نے وہ موعود عیسےٰ نبی اللہ منہاج نبوت پر ثابت کر دیا ہے۔ اور

آپ کے سوائے دوسرا دعویدار اس انعام واکرام کا کوئی نہیں ہے۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ تو بس آپ صادق نبی ثابت ہوئے۔ مگر بلا شریعت اور تابع شریعت محمدیؐ۔ مثل عیسٰے نبی اللہ موسوی کے پس فتوٰے دو اس صادق نبی اللہ کا منکر کافر ہے۔ کہ نہیں۔

(۱۲) یہ کہ جب کہ تمہارے ہی معتبر و معزز ومسلمہ علماء و صلحاء اور ہمارے پکے دشمنوں نے تم کو اور اپنے آپ کو مطابق آیات قرآنی و احادیث نبوی یہودی ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اور خدا کا کام اور ہاتھ بھی تم پر قہر و غضب ڈالکر نامراد و برباد کر کر اس کی تصدیق و تائید کر رہا ہے۔ تو تم ہی انصاف کرو۔ کہ پھر تم کو محمدیؐ یہودی کیوں نہ کہا جائے۔ والحق مُرٌّ۔ سچ کڑوا ہوتا ہے۔ برادران ایمان کی یہ بات ہے۔ اس لئے بُرا نہ منانا یہ تو تمہاری ہی چیز تم کو دی گئی ہے۔

سوال۔ کسی فرقہ یا قوم کے عالم وغیرہ کا اپنی قوم کو ہوشیار کرنے اور اصلاح پر لانے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر کسی مغضوب قوم سے نسبت کرنا یہ ثابت نہیں کرتا ہے۔ کہ وہ ناصح یا مصلح اپنے اس فرقہ اور قوم کو واقعی یقین بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا احمدی جماعت کے خلفاء اور علماء اپنے فرقہ کو ایسا نہیں کہتے اور لکھتے رہتے۔

جواب۔ سائل کا عذر اور وجہ تحریر اثبات یہودیت قوم خود اور احمدی مقابلہ غلط ہے۔ کیونکہ احمدیت کے مخالف علماء وغیرہ کی تحریر کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قہر و غضب یہود مار اگر شامل نہ ہوتا۔ تو سائل حق پر تھا۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ جس سے سائل دانستہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتا ہے۔ احمدی خلفاء اور علماء نے جماعت احمدی کیلئے ایسی کبھی کوئی تقریر و تحریر نہیں کی ہے جس سے یہ کسی طرح یہودی وغیرہ ثابت ہو۔ یہ محض جھوٹ بولا گیا ہے۔

انتباہ۔ ہمارے سوالوں کے جواب ہماری طرح ہی مطبع میں چھپوا کر ہمیں بھیجے جائیں قلمی نہیں لئے جائیں گے۔ اور عام طور پر بھی وہ تقسیم کئے جائیں۔ تاکہ مقابلہ میں حق ظاہر ہو۔ اور جس کسی کو ہمارے کسی سوال کے بے اصل ہونے میں حجت ہو وہ آکر ہم سے مناظرہ بھی کر لے۔ منہ

راقم خاکسار محمدؐ عبد الصمد مبلّغ

(احمدی قادیانی)

اعلان از محکمہ ناظر تعلیم و تربیّت قادیان

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک منشاء یہ بھی تھا۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ ہماری کتب سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور اسلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا تھا۔ کہ لوگ طیاری کر کے بعض کتب کا امتحان قادیان میں آکر دیا کریں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس کا ذکر کئی دفعہ فرمایا ہے۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء میں بعض کتب بھی نامزد کر دی تھیں۔ مگر یہ معاملہ معرض التوا میں پڑا رہا۔ اب ایک دوست کی تحریک اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد سے یہ تحریک عام طور پر شایع کی جاتی ہے۔ کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سال سالانہ جلسہ کے موقع پر ایک دن یہ امتحان مقرر کیا جاویگا اور اس کا کورس حسب ذیل ہوگا۔

(۱) ازالہ اوہام ہر دو حصہ

(۲) حقیقت النبوت

(۳) سرمہ چشم آریہ

جو احباب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنا نام اس محکمہ میں بھیجدیں۔ اور پھر تیاری میں لگ جاویں۔

نام بھیجنے کی میعاد اکتوبر ۱۹۲۱ء کے آخر تک ہو گی۔ مگر جس قدر جلد جو دوست اپنا ارادہ ظاہر کر دیں اچھا ہے۔ ازالہ اوہام اور حقیقت النبوۃ دونوں کا ملا کر ایک پرچہ تین گھنٹہ کا ہوگا۔ اور سرمہ چشم آریہ کا الگ ایک پرچہ دو گھنٹہ کا ہوگا۔

شامل ہونے والے احباب ان کتابوں کا مطالعہ غور سے کریں۔ خصوصاً ازالہ اوہام کی ان بعض باتوں کو جنکو حقیقۃ النبوۃ میں واضح کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اچھی طرح سمجھ کر آویں۔ پاس ہونے کیلئے کم سے کم نصف نمبر حاصل کرنے ضروری ہونگے۔ جسقدر دوست اس امتحان میں شامل ہوں۔ اچھا ہے جھجکنا نہیں چاہیئے۔ نہ یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اگر فیل ہو گئے۔ تو شرمندگی ہو گی۔ کم سے کم یہ نتیجہ تو حاصل ہو جاویگا کہ نہایت غور و فکر اور تدبر سے ان کتب پر عبور ہو جائیگا اور یہی اصل مطلب ہے۔

مختلف جماعتوں کے امیر اور سکرٹری صاحبان اپنے ہاں اس تحریک کو شایع کر کے احباب کو اس امتحان میں شمولیت کی ترغیب دیں گے اور عنداللہ ماجور ہوں۔ والسّلام (خاکسار محمد اسمٰعیل ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

تاریخ قادیان

کے متعلق اطلاع

میں نے تاریخ قادیان کے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے حالات کے نوٹ لے لئے ہیں الحکم۔ بدر۔ ریویو کا مطالعہ ختم کر چکا ہوں اور نوٹ مکمل کر لئے ہیں ابھی حضرتؑ کی کتب اور سلسلہ کے بعض بزرگوں سے زبانی حالات دریافت کرنے باقی ہیں۔ اس کے بعد تصنیف کا کام شروع ہو جائے گا۔ یہ باقی کا مطالعہ مارچ کے آخر تک ختم ہو جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ اس کے بعد دو ماہ تک یہ کتاب طیار ہو جائے گی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کی توفیق دے۔ یہ کام خاص محنت چاہتا ہے۔

اور اس کی ترتیب ایک خاص مشق کو چاہتی ہے جیسا کم علم اور کم مشق انسان اگر کچھ کر سکتا ہے تو محض اس کے فضل سے۔ میں اس کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس بات کی امید کرتا ہوں۔ کہ یہ کتاب قریباً سلسلہ کی تاریخ ہو گی۔ میں نے اپنی سہولت کے لئے اس کے تین حصے کر دینے پسند کئے ہیں پہلے حصے میں زمانہ مسیح موعودؑ کا مکمل ذکر ہو دوسرے حصے میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانے کا مکمل ذکر ہو گا

تیسرے حصے میں خلیفۃ المسیح ثانی کے زمانے کا حال۔ والامر بید اللہ

احباب دعاؤں سے میری مدد فرماویں۔ میں امید کرتا ہوں کہ پہلے حصے میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے حالات آجائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میرا ارادہ ہے کہ ہر کتاب کا ہر ایک ضمیمہ ہو۔ اس میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی سیرت۔ اعادات۔ واخلاق کا بھی مختصراً ذکر کر دوں۔

میں سخت کمزور ہوں۔ ساری طاقت اسی کو ہے میں سخت بے علم ہوں۔ سارا علم اسی کو ہے اسی کی درگاہ میں میری دعا ہے کہ اے خدا تو خود اپنے ہاتھ سے مجھے طاقت دے علم دے آمین۔

غزل

صوفی غلام محمد صاحب مبلغ مارسیشس نے ایک غزل زبان اردو میں لکھی ہے۔ یہاں کے شاعر لوگ شاید اسے غزل نہ کہیں۔ مگر یہ ایک درد مند دل سے نکلے ہوئے اشعار ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

(ایڈیٹر)

اللہ ہے رب قادر جماعت احمدی کا
اللہ ہے حافظ ناصر جماعت احمدی کا
اللہ نگاہ بان ہو جماعت احمدی کا
سبز رہے گا پودا جماعت احمدی کا
نفی الٰہ کرنا الا اللہ اثبات
یہی تو ہے عقیدہ جماعت احمدی کا
رسول حق محمدؐ سلام اس پہ بے حد
محمدؐ ہے رسول جماعت احمدی کا
پیروئ محمدؐ فرض ہے احمدی کا
وہی تو ہے اسوہ جماعت احمدی کا
توحید حق پھیلانا بدعت شرک مٹانا
یہی ہے فرض و واجب جماعت احمدی کا
پانچوں نماز پڑھنا خدا کے آگے جھکنا
نماز پڑھنا نشان جماعت احمدی کا
رمضان روزے رکھنا زکوٰۃ کو بھی دینا
یہ ہے قول و قرار جماعت احمدی کا
پاس ہو امن و توخشہ توجہ بیت کرنا
سدا یہی عقیدہ جماعت احمدی کا
محمدؐ ہے خاتم کمالات انبیاء
یہ محکم عقیدہ جماعت احمدی کا
کوئی نبی نہ ہوا نہ ہو گا بڑا کبھی
محمدؐ سے عقیدہ جماعت احمدی کا
علم و ایمان لایا ثریا سے پھر احمدؑ
ہے احمد مہدی مسیح جماعت احمدی کا
صد حمد ہے خدایا تو نے ہمیں بلایا
زہے نصیب و بخت جماعت احمدی کا
محمدؐ جیسا نبی احمدؑ جیسا مسیح
محمود ہے خلیفہ جماعت احمدی کا
محمدؐ احمدؑ محمود تینوں سردار
ہر ایک ہے مقتدا جماعت احمدی کا
سب ادیان ہیں مردہ اسلام ہیگا زندہ
زندہ اسلام ہیگا جماعت احمدی کا
قرآن کتاب مولی۔ وہی ہے سب سے اعلیٰ
قرآن ہے صحیفہ جماعت احمدی کا
علم قرآن ہو چاہتے بنو احمد کے چیلے
جہاں میں علم قرآن جماعت احمدی کا
احمدؑ نے پڑھا قرآن خدائے علیم سے
یہ علم لدنی ہے جماعت احمدی کا
ابن مریم مرگیا قرآن پڑھو ذرا
یہ ہے اصول پختہ جماعت احمدی کا
احمدیت ہے پھیلی چاروں طرف جہاں کے
ہند و لندن امریکہ جماعت احمدی کا
بغداد و مارشیس نائیجیریا چین ہے
بحر و بر میں چرچا جماعت احمدی کا
ذافیر چلا ہے مہینوں تک عدالت میں
زمانہ مانا لوہا جماعت احمدی کا
قرآن و حدیث سے عاجز مخالف سارے
یہ کیسا ہے معجزہ جماعت احمدی کا
دلائل سے ہے غالب جہاں کے سب دینوں پر
ہر عالم مولوی جماعت احمدی کا ۴۲
یاد ہے تمہیں جب نہ لایا تھا لیوک کو ٭ نہ کر سکا مقابلہ جماعت احمدی کا ٭ نہ دکھا سکا قرآن سے عیسیٰ کی زندگی ٭ قرآں ہے سب کا سب جماعت احمدی کا ٭ جب دلیل سے ہارا وہ دُم دبا کر بھاگا ٭ دیکھا تم نے علم و فضل جماعت احمدی کا ٭ وعدہ کیا اگلے دیا س آؤنگا ضرور ٭ وعدہ ہی صرف بچا جماعت احمدی کا ٭ اعدائے احمدؑ کا کوئی نہیں کام منظور ٭ لو مزا مخالفت جماعت احمدی کا ٭